بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

جلسہ سالانہ جرمنی اور بلجیم کا بابرکت انعقاد

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بنفس نفیس شرکت

مختلف ممالک سے آنے والے احمدی، غیر احمدی اور غیر مسلم مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21ستمبر 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ دنوں اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ جرمنی اور بلجیم میں شرکت کی توفیق دی۔ دونوں جلسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے بابرکت تھے۔ جرمنی کی جماعت میں اب جلسے کا نظام بہت حد تک منظم ہو چکا ہے۔ اردگرد کے مشرقی یورپ کے لوگوں کے علاوہ بعض دوسرے ممالک سے بھی جلسہ میں شامل ہونے کے لئے لوگ آتے ہیں۔ اس سال تو افریقہ کے بعض ممالک سے بھی لوگوں نے وہاں جلسہ میں شرکت کی۔ باہر سے آنے والے مہمان اچھا تاثر ہمارے جلسوں سے آ کر لیتے ہیں اور اس کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ مہمانوں نے جلسہ کے انتظامات اور جلسہ کے عمومی ماحول کی بڑی تعریف کی کہ ہمیں یہاں آ کر پتا چلا ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا۔ جلسہ میں شامل ہو کر یہ لوگ ہر کارکن اور ہر افسر کو اور ہر احمدی کو بڑے غور سے دیکھتے ہیں کہ ان کے عمل کیا ہیں۔ تعلیم اگر اچھی بھی ہو لیکن اس تعلیم کو ماننے والوں کے عمل اچھے نہ ہوں تو پھر اس تعلیم کا نیک اثر قائم نہیں ہوتا۔ پس اس لحاظ سے جلسہ کے تمام رضا کار کارکنان اور شاملین ایک خاموش تبلیغ میں حصہ لے رہے ہوتے ہیں۔ غیر مسلموں کے دماغوں سے اسلام کے بارے میں غلط تاثر اور تحفظات کو دور کر رہے ہوتے ہیں اور مسلمانوں کے دلوں میں سے نام نہاد علماء نے جو غلط پراپیگنڈا کر کے غلط فہمیاں پیدا کی ہوئی ہیں اسے دور کر رہے ہوتے ہیں۔ پس جماعت جہاں بھی ہو جہاں کی بھی ہو اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیروں پر اپنا نیک اثر قائم کرتی ہے اور تبلیغ کا ذریعہ بنتی ہے۔ پس ہر فرد جماعت کو اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر انہیں اپنی حالتوں کو بہتر کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: دونوں جلسوں میں کام کرنے والے کارکنان کا بھی میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، جرمنی میں بھی بیلجیئم میں بھی کہ انہوں نے اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کی خدمت کی۔ اسی طرح تمام شامل ہونے والے وہاں جو لوگ تھے احمدی، ان کو بھی ان کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ مختلف طبقوں اور مزاجوں کے لوگ ہوتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح کارکنان کو بھی شکرگزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خدمت کا موقع دیا اور آئندہ کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں کہ جو کمزوریاں اور کمیاں رہ گئی ہیں ان کے بارے میں خود سوچیں اور دیکھیں کہ ان کو آئندہ سالوں میں کس طرح بہتر کرنا ہے خاص طور پر انتظامیہ کو افسران کو اپنے جائزے لینے چاہئیں اپنی منصوبہ بندیوں کے جائزے لینے چاہئیں اور تمام کمزوریوں کو ایک

لال کتاب جو بنی ہوئی ہے اس میں لکھیں تا کہ آئندہ یہ دہرائی نہ جائیں۔

حضورانور نے فرمایا: اب میں بعض مہمانوں کے تاثرات پیش کرتا ہوں جن سے پتا چلتا ہے کہ جلسہ کی برکات کا صرف احمدیوں پر اثر نہیں ہوتا بلکہ غیروں پر بھی اثر ہوتا ہے۔

بوسنیا سے ایک غیر احمدی مسجد کے امام آئے ہوئے تھے وہ کہتے ہیں کہ احمدیوں کے درمیان کچھ وقت گزارنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ تم ہی وہ لوگ ہو جو کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کی تبلیغ صحیح معنوں میں کر رہے ہو۔ انہوں نے کہا کہ افسوس کہ مسلمان دین اور دنیا کی تعلیم میں بہت پیچھے ہیں مگر جماعت احمدیہ خلافت کی اقتدا میں دینی علم کی اشاعت کے لئے منظم طریق پر کوشش کر رہی ہے اور مسلمانوں کی کھوئی ہوئی ساکھ کو واپس لانے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے۔

ایک کمزور بینائی رکھنے والے مونٹی نیگرو سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کہتے ہیں کہ میں کمزور بینائی رکھنے والا شخص ہوں مگر اس جلسہ میں شامل ہو کر میں نے سب کچھ دل کی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اس جلسہ سے روح کو سیراب کر کے واپس جا رہا ہوں۔ میں جس ملک سے تعلق رکھتا ہوں وہاں دین اور مذہب سے لوگ بہت دور ہیں اور روحانیت کیا چیز ہے اس کی ہمیں کوئی خبر نہیں ہے مگر جلسہ کے دوران میں نے محسوس کیا ہے کہ خدا موجود ہے اور اس کی برکتیں یہاں امن اور سلامتی اور اطمینان قلب کی شکل میں نازل ہو رہی ہیں جس سے میں نے بھی حصہ لیا ہے۔

حضورانور نے فرمایا: اس سال جلسہ جرمنی پر بلغاریہ کے 56 رکنی وفد نے شرکت کی اس میں 31 غیر از جماعت مہمان تھے ان کی مجھ سے ملاقات بھی ہوئی۔ وفد میں شامل ایک خاتون اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ میں کئی پروگراموں میں شامل ہوئی ہوں لیکن جماعت احمدیہ کے جلسہ میں روحانی ماحول تھا بہت پرسکون ماحول تھا۔ لوگوں کے دلوں میں ہمارے لئے احترام اور محبت تھی ان کی آنکھوں سے ان کے ایمان کا اندازہ ہوتا تھا کہ کیسے نیک لوگ ہیں خلیفہ وقت کی تقاریر نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا۔ میں تقریر کے دوران روتی رہی اور مجھے ایسا لگتا تھا کہ اب میری نئی زندگی شروع ہو رہی ہے۔ میں کوشش کروں گی کہ باقی زندگی ان باتوں کی روشنی میں گزاروں۔ میں آپ کی شکرگزار ہوں کہ اس روحانی ماحول سے فائدہ اٹھانے کا مجھے موقع دیا۔

ایک عیسائی خاتون کریسی میرا صاحبہ کہتی ہیں میں اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ جلسے میں شامل ہوئی ہوں میں نے ایسی منظم مہمان نوازی پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ والدین کا احترام بچوں کی تربیت کے متعلق بہت کچھ سیکھا ہے اسے اب زندگی کا حصہ بناؤں گی۔ مرد حضرات جس طرح خواتین کا احترام کر رہے تھے یہ دیکھ کر بہت حیرانی ہوئی۔ عیسائیت میں عورتوں کے لئے اتنا عزت اور احترام میں نے نہیں دیکھا اور شکریہ کے ساتھ آپ کے لئے دعاگو ہوں۔ حضورانور نے فرمایا: پس یہ مردوں کے لئے بھی ایک سبق ہے کہ صرف جلسہ کے دنوں میں نہیں بلکہ ہمیشہ عورت کا یہ احترام ان کے دلوں میں رہنا چاہئے اُس تعلیم کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے۔

ایک مسلمان محمد یوسف صاحب کہتے ہیں بہت باتیں جماعت کے خلاف سنی تھیں بلکہ جلسہ کا ماحول دیکھ کر اب میرا دل ہر لحاظ سے صاف ہو گیا ہے۔ سب طرف بھلائی اور قرآن و حدیث کی تعلیم تھی اور محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں نے مجھے بہت متاثر کیا۔ ہر طرف سکون ہی سکون تھا۔ خاص طور پر خلیفہ وقت کے تقریروں کے دوران بڑا سکون ملا۔ جلسہ کے دوران ہی میں نے فیصلہ کیا کہ اب میں بھی احمدیت میں داخل ہوتا ہوں۔ اب میں جماعت کے پیغام کو آگے پھیلاؤں گا۔

حضورانور نے فرمایا: لیٹویا سے ایک میڈیکل کے سٹوڈنٹ آئے تھے وہ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونا میرے لئے بڑے

اعزاز کی بات ہے مجھے ایسے محسوس ہوا کہ یہ جلسہ ان تمام لوگوں کا اجتماع ہے کہ جو کہ مضبوط ایمان اور مطمئن روحوں کے مالک اور بھائی چارے والے پُرامن لوگ ہیں۔ میرے لئے یہ بات باعث حیرت تھی کہ کس طرح ہر کوئی محویت کے ساتھ تقاریر سننے اور اپنے کام میں مگن تھا۔

لیٹویا سے ایک غیر احمدی پاکستانی جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں میں نے اتنا پیار محبت عزت احترام اور مہمان نوازی کبھی اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھی جتنی میں نے یہاں دیکھی اور مجھے یہ دیکھ کر بہت اچھا لگا کہ اس سے تمام غیر مسلموں پر بہت اچھا اثر پڑے گا۔ میں اب سوچنے پر مجبور ہو گیا ہوں کہ غور و فکر کروں کہ کیا میں اپنے فرقے کو سچا کہوں یا احمدی فرقے کو۔ میرے ساتھ کچھ غیر مسلم دوست بھی تھے وہ مسلمانوں کے اس رویے سے اس عزت و احترام سے جو احمدیہ جماعت نے ان کو دیا بہت متاثر تھے۔ ہر کسی نے بہت پیار محبت اور عزت و احترام سے بات کی اور گائیڈ کیا اور اتنے بڑے جلسہ کو اتنی خوبصورتی سے مینیج کیا۔ میں دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

پھر یونیورسٹی آف ایگریکلچر لیٹویا کے ایک سری لنکن لیکچرر جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں اس تقریب سے جو بہترین چیز میں نے اخذ کی ہے وہ یہ ہے کہ احمدیہ جماعت ایک محبت کرنے والی جماعت ہے میں اس کو بہت زیادہ سراہنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کی جماعت کی انتظامی صلاحیت کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکا اور یہ چیز واضح اشارہ دے رہی ہے کہ آپ لوگ دنیا کی درست سمت میں رہنمائی کر سکتے ہیں۔

لیٹویا سے ایک طالبہ گلوریہ پہلی مرتبہ آئیں اور کسی بھی اسلامی پروگرام میں پہلی دفعہ شرکت کی۔ کہتی ہیں مجھے سب کچھ بہت اچھا لگا کھانا پینا ہر چیز۔ لوگ بہت خوش اخلاق تھے ڈیوٹی پر مامور لجنہ ہمیشہ مسکرا کر ملتی تھیں۔ اس کانفرنس میں شامل ہو کر اسلام کے بارے میں میرے خیالات بالکل تبدیل ہو گئے ہیں اور یہ جان کر خوشی ہوئی کہ ابھی بھی کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو اس دنیا کی بھلائی چاہتے ہیں۔

کوسووو سے ایک وکیل صاحب اپنے تاثرات بیان کرتے ہیں کہ جلسہ کے نظام کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ ہر کوئی خلافت کی اطاعت میں سرگرداں اپنا کام کر رہا ہے یہ تمام اطاعت اس وجود کی محبت تھی جو خلیفہ وقت کی شکل میں جماعت احمدیہ کو نصیب ہے۔ خلیفہ وقت سے ملاقات کا موقع ملا جماعت کا ہر فرد ایک لڑی میں پرویا ہوا ہے کوسووو میں بھی اس طرح کے اجتماع وغیرہ ہوتے ہیں لیکن اس جلسہ میں شامل ہو کر ایک الگ ہی کیفیت انسان پر طاری ہوتی ہے کہ ہر رنگ و نسل کے لوگ اس جلسہ میں شامل ہیں اور ہر ایک کی ضرورت کے مطابق ان کا خیال رکھا جا رہا ہے۔ کوسووو کے وفد میں ایک فزکس کے پروفیسر آر بر صاحب تھے وہ کہتے ہیں کہ یہ بات میرے لئے ناقابل یقین تھی کہ اتنے لوگوں کا ایک جگہ جمع ہونا اور ان کی ضروریات کا پورا کیا جانا ممکن ہے۔ جلسہ میں شامل ہو کر تمام انتظامات کو بغور دیکھا کہ کس طرح ہر ایک چیز ایک نظام کے ساتھ چل رہی ہے اور ضروریات کا خیال رکھا جا رہا ہے۔ ہر ایک کام کے لئے ایک خادم مقرر تھا۔ لنگر میں جانے کا مجھے اتفاق ہوا وہاں ایک شخص سے ملاقات ہوئی وہ پچھلے بائیس سال سے پیاز چھیلنے کا کام کر رہا ہے اور پچھلے بائیس سال سے اس کے پاس ایک ہی چھری ہے اس نے مجھے بتایا کہ یہ چھری میں نے اس لئے رکھی ہوئی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے یہ چھری استعمال کی تھی اور اس پہ ہاتھ لگایا تھا اور تو اس لحاظ سے ان پہ بڑا اچھا اثر ہوا ہے اس کا۔

ایک دوست محمد اکبر صاحب کہتے ہیں کہ بچپن سے سن رہے ہیں کہ کوئی مہدی آئے گا جو دنیا کو تبدیل کرے گا اور ہم اسی کے انتظار میں رہے۔ اب پہلی مرتبہ میں سن رہا ہوں کہ وہ مہدی جس کے ہم منتظر تھے وہ گزر بھی گیا اور اب اس کے خلفاء کا سلسلہ جاری ہے میں اب جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کروں گا اور مجھے امید ہے کہ مجھے اطمینان حاصل ہو گا۔

ہنگری کے ایک پروٹسنٹ چرچ کے پادری کہتے ہیں کہ میں تو عیسائی ہوں مگر آپ کے جلسہ پر جا کر مجھے ایمانی تازگی ملتی ہے اور میں تازہ دم ہو کر لوٹتا ہوں۔

ہنگری سے ایک صاحب اوارگا صاحب رفیوجی کیمپ کے دفتر میں کام کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جلسہ ایسا موقع ہے جیسا کہ انسان کسی عظیم الشان

کو دیکھے تو حیرانگی کے ساتھ ساتھ اندر سے کپکپی بھی طاری ہو جاتی ہے بالکل ایسے ہی جب آپ لوگ نعرے لگاتے تھے تو ایسا لگتا تھا کہ ابھی امام حکم دے گا اور آپ لبیک کہتے ہوئے کچھ کر گزریں گے جیسا کہ حکم کے منتظر بیٹھے ہیں۔ شروع شروع میں تو بڑا خوف محسوس ہوا مجھے۔ ہنگری میں ایسا مجمع تو دور کی بات سو لوگ بھی ہوں تو ایک گھنٹے میں ہی کوئی لڑائی ہو جاتی ہے لیکن ہزاروں افراد کا ایسا پر امن مجمع میں نے آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

لتھوینیا سے پچاس افراد پر مشتمل وفد شامل ہوا ان میں چالیس غیر از جماعت دوست تھے اور دس احمدی احباب تھے۔ ایک صاحبہ کہتی ہیں کہ جلسہ کے دوران ایسا محسوس ہوا جیسا میں جماعت کا ہی حصہ ہوں یہ جلسہ ہمیں برابری محبت اور دوسروں کی خدمت کرنے کا سبق دیتا ہے جس کا عملی مظاہرہ اس جلسہ میں دیکھا جا سکتا ہے۔

تاجکستان سے ایک غیر از جماعت صاحب تھے رحیم صاحب۔ یہ سیاستدان بھی ہیں۔ کہتے ہیں مجھے جلسہ میں پہلی دفعہ شامل ہونے کا موقع ملا اور جماعت احمدیہ کو نزدیک سے دیکھنے کا موقع ملا۔ تمام کارکنان کا جذبہ میرے لئے مثال ہے کہ کس طرح دن رات کام ہو رہا ہے مجھے جماعت احمدیہ کے خلیفہ سے ملاقات میں میرے ذہن میں ابھرنے والے بہت سے سوالات کا جواب مل گیا ہے۔

البانیہ سے آنے والے ایک دوست برق صاحب کہتے ہیں میں احمدیت کا شدید مخالف تھا۔ میرا بھائی اور میرا دوست احمدیت میں داخل ہو چکے تھے میں ہر ممکن کوشش کرتا تھا کہ میرے بھائی کو احمدیت سے نفرت ہو جائے بالآخر ہمارے درمیان یہ طے ہوا کہ دونوں دعا کرتے ہیں جو سچا ہوگا وہ جیت جائے گا تو کہتے ہیں مسلسل دعا کے بعد میرا جی چاہنے لگا کہ پہلے اپنی آنکھوں سے جا کر جلسہ سالانہ اور خلیفہ وقت کو دیکھوں تا کہ جو بھی فیصلہ کروں وہ نامکمل نہ ہو چنانچہ گذشتہ سال میں جلسہ میں شامل ہوا تو مجھے کچھ اطمینان ہوا مگر پھر بھی کچھ بے چینی تھی چنانچہ فیصلہ کن وقت آ گیا اور مجھے خلیفہ وقت کا چہرہ دکھائی دیا اور جب میری نظر پڑی تو اسی وقت میری ساری دشمنی بغض نفرت اور سارے شکوک دل سے نکل گئے اب میرے پاس انکار کی گنجائش نہ تھی چنانچہ جلسہ سے واپس آ کر میں نے بیعت فارم پر کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا: نماز کے بعد میں کچھ جنازے غائب پڑھاؤں گا پہلا جنازہ جو ہے وہ سید حسنات احمد صاحب کینیڈا کا ہے 27/ اگست کو 92 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون۔** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب محقق دہلوی اور سیدہ قریشہ طاہر صاحبہ المعروف بیگم شفیع کے بیٹے تھے یہ۔ دوسرا جنازہ ہے مبارکہ شوکت صاحبہ کا جو حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ اور انڈونیشیا کی اہلیہ تھیں۔ 8/ ستمبر کو 94 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون۔** محترم بابو عبداللطیف صاحب کی بیٹی تھیں اور تیسرا جنازہ ہے چوہدری خالد سیف اللہ صاحب نائب امیر جماعت آسٹریلیا کا جو 16/ ستمبر کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون۔**

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 21st - September - 2018

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB